بحث و نظر

سید شبیر احمد کاکاخیل

نمازوں کے اوقات کا کمپیوٹر کے ذریعہ تعیّن

اگست کے الحق میں اس موضوع پر راقم الحروف کچھ لکھ چکا ہے۔ اس میں زیادہ تر نمازوں کے اوقات کے لئے کمپیوٹر کی افادیت ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ ساتھ ہی جو چارٹ اس وقت کمپیوٹر کے ذریعے تیار ہو سکتے تھے اس کا ایک نمونہ بھی دکھایا گیا تھا۔ جہاں تک محسوبہ اوقات کا تعلق ہے وہ اس وقت بھی صحیح تھے لیکن احقر کو اس وقت سے جو مسئلہ درپیش تھا وہ یہ تھا کہ ان اوقات کو عوام کے سامنے کس طرح پیش کیا جائے۔ یا دوسرے الفاظ میں راقم الحروف کو ایسے طریقے کی تلاش تھی جس کے ذریعے جو چارٹ مرتب ہوں معلومات کے لحاظ سے جامع ہوں اور سمجھنے میں آسان اور عام فہم ہوں دوسری طرف ان چارٹوں کی ضلعوں اور تحصیلوں کی سطح پر مناسب احتیاط کے ساتھ تیاری کا کام بھی پیش نظر تھا۔ الحمد للہ ان دونوں مدوں میں کافی حوصلہ افزا نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ ان سب کا خلاصہ قارئین کے سامنے پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اس ضمن میں کچھ مشاہدات بھی جو احقر اپنے احباب کی معیت میں گذشتہ چار پانچ مہینے سے مسلسل کر رہے ہیں زیر بحث آئیں گے۔ اس طرح الحق میں پچھلے مضمون کی اشاعت کے بعد جو نئی پیش رفت ہوئی اس کا نچوڑ سامنے آجائے گا انشاء اللہ!

پچھلے مضمون میں چارٹ کا جو نمونہ پیش کیا گیا تھا اس میں چھ اوقات یعنی فجر، طلوع، زوال، عصر، غروب اور عشا براہ راست بتلائے جاتے تھے۔ اور کچھ مزید معلومات ایک علیحدہ جدول کے ذریعے آسان جمع تفریق کے طریقے پر معلوم ہو سکتے تھے۔ اس میں مختصر مگر جامع کا اصول پیش نظر تھا۔ احقر کو تجربے سے اندازہ ہوا کہ عوام کے لئے اس اصول پر عمل کرنا صحیح نہیں ہوگا۔ عوام تو عوام کچھ خواص بھی حساب کی جھنجھٹوں میں چاہے وہ کتنا ہی مختصر کیوں نہ ہو پڑنا نہیں چاہتے لہذا ساری معلومات کی براہ راست دینے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ کافی سوچ بچار کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ پہلے والے چارٹ کو صرف ان حضرات کے لئے جو فقط اپنے آپ کے لئے ایک خاص مقام کا چارٹ تیار کرانا چاہتے ہیں مختص کئے جائیں اور چھپوانے کی خاطر تفصیلی چارٹ تیار کرنے کا بندوبست کرنا چاہیے اس میں بھی الحمد للہ کامیابی ہوئی اور اب اس مقصد کے لئے جو چارٹ تیار ہو رہے ہیں ان میں چھ کے بجائے بارہ معلومات موجود ہوتی ہیں۔ یعنی فجر، طلوع، اشراق، زوال، عصر شافعی، عصر حنفی، غروب، عشاء شافعی اول، عشاء شافعی

دوم۔ عشاء حنفی۔ عشاء مستحب اور اوقاتِ قبلہ۔

ذیل کی چند سطور میں ان کی تشریح پیش کی جاتی ہے۔

فجر کے لئے ۱۸ درجہ زیرِ افق کے اوقات استعمال کئے جاتے ہیں کیونکہ ۱۸ درجہ کا قول حضرت مفتی محمد شفیعؒ۔ حضرت مولانا یوسف بنوریؒ۔ حضرت مفتی کفایت اللہؒ حضرت مولانا اشرف علیؒ حضرت مولانا عاشق الٰہی مدظلہ، حضرت مولانا یوسف لدھیانوی مدظلہ۔ حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکوی مدظلہ کے مطابق صحیح ہے۔ نیز مسلسل مشاہدات کے اس قول کی تصدیق کی۔ یہ مشاہدات احقر نے اپنے گھر میں اہل خانہ کے ساتھ امسال رمضان میں کئے۔

شفق احمر کے مشاہدات نے بالواسطہ اس قول کی تصدیق کی۔ اس لئے احقر کا شرح صدر اس قول پر ہوا۔

محترم حاجی محمد اسحاق صاحب نے اس پر الحق کے نام مراسلہ گرفت فرمایا ہے ان کو انشاء اللہ بذریعہ خط جواب دیا جائے گا۔ اگر ضرورت ہوئی تو اس شمارے میں ان مشاہدات پر مبنی ایک تفصیلی مضمون دینے کا بھی احقر کا مستقبل قریب میں ارادہ ہے۔ اس مضمون میں اسلامی کتب کے حوالہ جات بھی دئے جائیں گے جن کا حاجی صاحب کو گلہ ہے۔ اصل میں حاجی صاحب نے غالباً اس موضوع پر صرف احسن الفتاویٰ دیکھی ہے۔ ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ اس موضوع پر صرف یہی ایک کتاب نہیں لکھی گئی۔ حضرت مفتی صاحب نے جو اپنی کتاب میں ۱۸ درجہ زیرِ افق کے قول پر رد میں اس کے حق میں کوئی دلیل موجود نہ ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔ یہ صرف ان کی رائے ہے اور اس معاملے میں مندرجہ بالا بزرگوں کے ساتھ اجتہادی اختلاف پر مبنی ہے۔

اس موضوع پر پروفیسر عبداللطیف صاحب نے ایک کتاب "صبح صادق و صبح کاذب" کے عنوان سے لکھی ہے اس میں ان حضرات کی رائے اور فتاویٰ کے بارے میں لکھا گیا ہے۔ ان میں کئی حضرات زندہ ہیں ان سے تصدیق بھی کی جا سکتی ہے۔ جب تک دوسرے نقطہ نظر کی کتاب یا مضمون نظر سے نہ گذرا ہو تو ایک طرف کی کتاب دیکھ کر یک طرفہ طور پر ایک فیصلہ دینا کہ یہ حق پر ہے اور دوسرا غلطی پر ہے "تقلید جامد نہیں تو کیا ہے"۔ اس معاملے میں ہمیں زیادہ حقیقت پسندی کا ثبوت دینا ہوگا۔ کیونکہ دونوں طرف اپنے اکابر ہیں۔ اور ایک طرف کی "تقلید محض بلا دلیل" میں دوسرے حضرات کی حق تلفی ہوگی اور احقر کی رائے میں یہ توہین ہے، ان بزرگوں کی جن کی رائے دیکھنے کی ضرورت بھی محسوس نہیں کی گئی۔ ہاں اجتہادی اختلاف کی اور بات ہے جیسے مفتی صاحب کو ان حضرات سے ہے لیکن ہمیں زیب نہیں دیتا کہ بلا دلیل جو منہ میں آئے کہیں اور لکھیں۔ اللہ تعالیٰ صحیح سمجھ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اشراق کے لئے حضرت مفتی رشید احمد صاحب مدظلہ کی تحقیق استعمال کی گئی یعنی ۴ر۱ درجہ ارتفاع۔ باقی اوقات کے اصول پہلے مضمون میں بتائے گئے ہیں۔ اس مضمون میں صرف ان اوقات کے اصول بتلائے جاتے ہیں جن پر پہلے نہیں لکھا گیا۔ مثلاً عشاء شافعی اول۔ عشاء شافعی دوم کے اوقات وغیرہ۔ عشاء شافعی یعنی غروب شفق احمر کے لئے حضرت

مفتی رشید احمد صاحب کی تحقیق ۱۲ درجہ زیر افق کی ہے۔ اور حضرت مولانا عبدالقدوس ہاشمی صاحب کی تحقیق ½۱۲ درجہ سے ½۱۶ درجہ زیر افق تک کی ہے۔ حضرت مولانا عبدالقدوس صاحب کے نزدیک شفق احمر یکساں درجہ زیر افق پر غروب نہیں ہوتا بلکہ جغرافیائی حالات کے زیر اثر کبھی کسی درجہ زیر افق اور کبھی درجہ زیر افق پر غروب ہوتا ہے۔ ان کے نزدیک ان کے حدود ½۱۲ سے لے کر ½۱۶ درجہ زیر افق ہیں۔ اس میں بھی اختلاف ہونے کے پیش نظر احقر کے مشاہدات کو ثالث بنانے کا فیصلہ کیا۔ اور اپنے احباب کی ایک جماعت بنائی۔ اور اس طرح مل کر مشاہدات کا سلسلہ شروع کیا۔

اپریل میں احقر کو یہ ½۱۲ درجہ زیر افق کے لگ بھگ غروب ہوتا محسوس ہوا تھا۔ لیکن ۲۰ جولائی سے ۲ ستمبر تک کے مشاہدات میں صورت حال زیادہ واضح ہوئی۔ اور سب جو متفقہ طور پر وقت نوٹ کرتے تھے۔ ان کے نتائج سے اندازہ ہوا کہ یہ ان ایام میں زیادہ تر ۱۴ درجہ زیر افق اور ۱۵ درجہ زیر افق کے درمیان غروب ہوتا تھا۔ ایک دفعہ ۱۵٫۷ درجہ یعنی ۲۷ جولائی کو اور دوسری دفعہ یعنی ۲ ستمبر کو ۱۶٫۳ درجہ زیر افق کے لگ بھگ غروب ہوا اس طرح صبح صادق بھی دو دفعہ احقر نے ۱۶ درجہ سے ۱۶٫۵ درجہ زیر افق کے درمیان کے اوقات پر شفق احمر کے مانند سرخی کے ساتھ طلوع ہوتے دیکھا۔ اس میں ایک مشاہدے کی جہانگیر کی مسجد سیاں گاں کے امام عبدالقیوم استاد بھی گواہ ہیں۔

بہر حال اس تمام تحقیق سے پتہ چلا کہ حضرت مفتی رشید احمد صاحب کو شفق احمر کے بارے میں سہو ہوا ہے اور انہوں نے غالباً بحری نظری فلق NAUTICAL TWILIGHT کو شفق احمر سے تعبیر کیا ہے۔

بہر حال احقر کے نزدیک تو حضرت مولانا عبدالقدوس ہاشمی صاحب کی تحقیق صحیح تر ثابت ہوئی۔ اس لئے اسی کو اختیار کیا۔ اس لئے عشا شافعی اول اور عشا شافعی دوم کے نام سے ان دونوں یعنی کم سے کم (½۱۲ درجہ زیر افق) اور زیادہ سے زیادہ یعنی ½۱۶ درجہ کے اوقات کو دینے کا فیصلہ کیا تاکہ محتاط حضرات عشا شافعی اول سے پہلے پہلے مغرب اور عشا شافعی دوم کے بعد وہ حضرات جن کا شفق احمر پر فتویٰ ہے عشا کی نماز پڑھیں۔ اس طرح انشاء اللہ غلطی کا امکان نہیں رہے گا۔

احقر کے خیال میں عشا شافعی کے لئے حساب چھوڑ کر مشاہدہ کا اصول زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ جتنا اس کا حساب مشکل ہے اتنا ہی مشاہدہ آسان ہے۔ شفق احمر غروب ہونے سے صرف پانچ منٹ پیشتر اتنی بلند ہوتی ہے کہ شہر کی اکثر عمارات بھی اس کے لئے رکاوٹ نہیں بنتے۔ اور نہ ہی روشنیاں اس پر اتنی اثر انداز ہوتی ہیں جتنی کہ شفق ابیض پر۔

قبلہ معلوم کرنے کے لئے پہلے بھی بتایا گیا تھا لیکن پہلے کے چارٹوں میں قبلہ معلوم کرنے کے اوقات کا

علیحدہ چارٹ ہوتا تھا۔ اب ہر مہینے کے چارٹ کے آخری کالم میں ان کے اوقات دیئے جاتے ہیں۔ ان اوقات پر قبلہ سورج کے سائے کے ساتھ ایک آسان زاویہ بناتی ہے۔ مثلاً:۔

صفر۔ ۱۸۰ اور ۹۰ درجے وغیرہ۔ صفر کا مطلب یہ ہوگا کہ اگر ان اوقات پر کسی عمودی جسم کا سایہ دیکھا جائے تو وہ عین قبلہ کی طرف ہوگا۔ ۱۸۰ درجہ کا مطلب یہ ہوگا کہ ان اوقات پر اگر سورج کی طرف دیکھا جائے تو وہ عین قبلہ کی طرف ہوگا۔ ۹۰ درجہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر ان اوقات پر سورج کی طرف منہ کیا جائے تو دایاں ہاتھ قبلہ کی طرف ہوگا۔ عصر مستحب کے لئے اصول اول ثلث الیل کا اختتام لیا گیا ہے۔

قارئین پر انشاء اللہ اب واضح ہو چکا ہوگا کہ اگر ان اوقات پر جن کی تفصیل بتائی گئی ہے چارٹ شائع کیے جائیں گے۔ تو یہ انتہائی جامع ہوں گے اور کسی بھی فقہ کے ماننے والے کے لئے اس پر عمل کرنے میں کوئی پریشانی نہیں ہوگی انشاء اللہ۔

جہاں تک ان چارٹوں کے ضلعوں کی سطح پر تیاری کا تعلق ہے کو سروے آف پاکستان کے نقشے حاصل کیے گئے ہیں ان میں ضلعوں کی جو حدود ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ بعض ضلعوں میں تحصیل کی سطح پر بھی چارٹ تیار کرنے پڑیں گے کیونکہ ان میں بعض ضلع یا تو بہت وسیع ہیں جیسے چترال، سوات۔ دیر اور بلوچستان کے اضلاع وغیرہ۔ یا بعض بے ہنگم اور بے قاعدہ طریقے پر پھیلے ہوئے ہیں جیسے مانسہرہ وغیرہ۔

حسابی نقطہ نظر سے ان ضلعوں کے لئے چارٹ آسانی سے تیار ہو سکتے ہیں جن کا نقشہ شمالاً جنوباً کھڑے بیضے کی طرح ہو۔ اس سلسلے میں قارئین سے ایک درخواست بھی ہے کہ وہ جلد از جلد اپنے اپنے ضلعوں کے وہ نقشے جن میں تحصیلوں کی حدود بتائی گئی ہوں بھیجیں یہ ان کی بڑی نوازش ہوگی۔

تحصیل کے نقشے عام طور پر دستیاب نہیں ہوتے۔ مگر دوسری یا تیسری جماعت کے جغرافیہ کی کتابوں میں ایسے نقشے لگے ہوتے ہیں۔ ان نقشوں کے فوٹو سٹیٹ بذریعہ ڈاک ارسال کیے جائیں تو حقر کو ان نقشوں سے صحیح صورت حال سمجھنے میں بڑی مدد ملے گی۔

مؤتمر المصنفین کی ایک تازہ تاریخی پیشکش
قادیان سے اسرائیل تک
تالیف و اشاعت ——— مؤتمر المصنفین
قادیانیت مذہب سے زیادہ ایک اسلام دشمن سامراجی سیاسی تنظیم ہے۔ برطانوی سامراج اور یہودی صیہونیت نے اس سیاسی تحریک کو عالم اسلام کے خلاف کیسے کیسے استعمال کیا؟ اسرائیل کے قیام میں اس کا کردار کیا تھا؟ ایسے تمام مخفی گوشوں کا پہلی بار جامع مستند اور مدلل انداز میں تحقیقی جائزہ
کتاب کے تیرہ ابواب کی ایک جھلک ہر باب کئی ذیلی عنوانات پر مشتمل ہے
۱۔ سیاسی تحریک مذہبی بہروپ ۵۔ سیاسیات دور ثانی ۹۔ عالمی استعمار کے گماشتے
۲۔ یہودی مسیح موعود ۶۔ مرزا محمود کی لندن یاترا ۱۰۔ جنگ عظیم اور قادیانی تحریک کار
۳۔ سامراجی صیہونی آلہ کار ۷۔ لندن منصوبے کی تکمیل ۱۱۔ تحریک پاکستان اور قادیان
۴۔ حکیم نورالدین کا دور ۸۔ نئے مبلغ نئے فتنے ۱۲۔ اقوام متحدہ اور مسئلہ فلسطین
۱۳۔ یہودی ریاست کے سائے میں
بلاشبہ اس موضوع پر پہلی ایسی مستند اور محققانہ کتاب
جسے صدہا قادیانی غیر قادیانی اور یورپی مآخذ کو کھنگالا گیا ہے
آج ہی طلب فرمائیں ——— تبلیغ کے لئے سو نسخے طلب کرنے والوں کو ۳۳ فی صد رعایت
قیمت ۱۵/ روپے، صفحات: ۲۲۴، کاغذ: عمدہ، طباعت: ونڈ آفسٹ، ٹائٹل جدید طرز
مؤتمر المصنفین دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور
——— پاکستان ———